بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ / پنجشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۲ فتح ۱۳۴۵ ہش ۹ رمضان المبارک ۱۳۸۶ھ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۹۷

اخبار احمدیہ

○ ربوہ ۲۱ دسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ کل شام حضور کو کچھ ضعف رہا۔

احباب جماعت رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

○ محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دنوں علیل ہیں اور زیر علاج لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ مرض میں یوں تو قدرے افاقہ ہے لیکن پیشاب بار بار آنے کی وجہ سے اور اس میں جلن اور سوزش کی وجہ سے کافی بے چینی محسوس کرتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ خدمت دین کی توفیق پانے والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین

سید شمس الحق کارکن دفتر افتاء ربوہ

○ (۱) حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم خواجہ محمد امین صاحب آف بھڑیال اور مکرم چوہدری سردار خان صاحب ڈاکخانہ موضع مرارہ تحصیل نارووال کو بطور نائب امراء ضلع سیالکوٹ تا ۳۰-۴-۶۸ منظور فرمایا ہے۔ احباب نوٹ فرمالیں۔

(۲) اسی طرح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم چوہدری دل محمد صاحب آف چک ۶۱ ج ب ڈھرڈر کو تا ۳۰-۴-۶۸ امیر حلقہ ہڑدالہ (ضلع لائلپور) منظور فرمایا ہے متعلقہ جماعتیں مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان)

وقف جدید کے چندہ کی وصولی اور انصار اللہ

وقف جدید کے وعدہ جات کے حصول اور چندہ کی وصولی میں مدد اور کوشش کرنا مجلس انصار اللہ کے سپرد ہے۔ وقف جدید کا مالی سال ختم ہونے میں چند دن باقی ہیں۔ تمام زعماء/ زعماء اعلیٰ کی خدمت میں درخواست ہے کہ سیکرٹریان وقف جدید کے چندہ کی وصولی کے لئے بھرپور کوشش فرمادیں اور ۳۱ دسمبر سے پہلے پہلے ایک بھی وعدہ کنندہ دوست ایسے نہ رہ جائیں جنہوں نے یہ چندہ ادا نہ کیا ہو۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(قائد وقف جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صحابہؓ کی طرح اپنے کاروبار چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو

تاکہ وہ دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا

"جو چاہتا ہے کہ خدا کو پائے اور حیّ و قیّوم خدا کو لے وہ زندوں کی تلاش کرے کیونکہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے نہ کہ مُردہ۔ جن کا خدا مُردہ ہے، جن کی کتاب مُردہ ہے، وہ مُردوں سے مدد چاہیں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن اگر سچا مسلمان جس کا خدا زندہ خدا، جس کا نبی زندہ نبی، جس کی کتاب زندہ کتاب ہے اور جس دین میں ہمیشہ زندوں کا سلسلہ جاری ہے اور ہر زمانہ میں ایک زندہ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان پیدا کرنے والا آتا ہے وہ اگر اس زندہ کو چھوڑ کر بوسیدہ ہڈیوں اور قبروں کی تلاش میں سرگرداں ہو تو البتہ [redacted] تعجب اور حیرت ہے۔

پس تم کو چاہیئے کہ تم زندوں کی صحبت تلاش کرو اور بار بار اس کے پاس آکر بیٹھو۔ وہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک دو مرتبہ میں تاثیر نہیں ہوتی۔ سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ ترقی تدریجی ہوتی ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں تدریجی ترقی ہوئی۔ جو سلسلہ منہاج نبوت پر قائم ہوگا اس میں بھی تدریجی ترقی کا قانون کام کرتا ہوگا۔ پس چاہیئے کہ صحابہؓ کی طرح کام چھوڑ کر یہاں آکر بار بار اور عرصہ تک صحبت میں رہو تاکہ تم وہ دیکھو جو صحابہؓ نے دیکھا اور وہ پاؤ جو ابوبکرؓ اور عمرؓ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم نے پایا۔ کسی نے سچ کہا ہے یا توں مُوڑ مقدرے یا توں اللہ توں لوڑ۔

تم دیکھتے ہو کہ مَیں بیعت میں یہ اقرار لیتا ہوں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ یہ اس لئے تاکہ مَیں دیکھوں کہ بیعت کنندہ اس پر کیا عمل کرتا ہے۔ جیسے کسی نئی زمین کسی کو مل جائے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں بیٹھ جاتا ہے اور ضروری ہوتا ہے کہ وہاں رہے تا وہ زمین آباد ہو۔ پھر ہم جو ایک نئی زمین اور ایسی زمین دیتے ہیں جس میں اگر صفائی اور محنت سے کاشت کی جاوے تو ابدی پھل لگ سکتے ہیں کیوں یہاں آکر لوگ گھر نہیں بناتے اور اگر اس بے احتیاطی کے ساتھ اس زمین کو کوئی لیتا ہے کہ بیعت کے بعد یہاں آنا اور چند روز ٹھہرنا بھی دوبھر اور مشکل معلوم ہوتا ہے تو پھر اس کی فصل پکنے اور بار آور ہونے کی کیا امید ہو سکتی ہے۔"

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۶۶ء

ظہورِ امامِ وقت

(۳)

اب ایک حوالہ مودودی صاحب کی جماعتِ اسلامی کا ملاحظہ ہو۔ "دین کب قائم ہوگا" کے زیرِ عنوان میاں طفیل محمد امیر جماعت اسلامی مغربی پاکستان کی طرف سے جماعت کے کارکنوں کے نام ہفت روزہ ایشیا ۱۲/۱۱/۶۶ میں مضمون شائع ہوا ہے۔ یہ نوٹ یہاں بجنسہٖ نقل کیا جاتا ہے۔

"لوگ عام طور پر سوال کرتے ہیں کہ اقامتِ دین کا جو کام جماعتِ اسلامی کر رہی ہے وہ آخر کب ——— پایۂ تکمیل تک پہنچے گا۔ ظاہر بات ہے کہ یہ کام اس وقت مکمل ہوگا۔ جب لوگ ——— خود اسے کرنا چاہیں گے۔ اور پوری قوم کی دلی تائید اور قوت اسے حاصل ہوگی ——— جو لوگ ناموافق حالات میں یہ عظیم کام اپنی استطاعت کے مطابق سرانجام دے رہے ہیں۔ وہ تو ضرور اپنا اجر پائیں گے۔ بلکہ حالات کی سختیاں ان کے اجر میں اور اضافے کا باعث بنیں گی۔ ——— میں ان سوال کرنے والوں سے دریافت کرتا ہوں کہ

کیا آپ کا اثر و رسوخ اس کام میں استعمال ہو رہا ہے؟
کیا آپ اپنا وقت اس مقصد میں کھپا رہے ہیں؟
کیا آپ کی دولت اس راستے میں صرف ہو رہی ہے۔

اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو حقیقت کے اعتبار سے آپ کامیاب و کامران ہیں۔ خواہ دنیا میں آپ کی مساعی کا کوئی خوشگوار نتیجہ برآمد نہ ہو۔ لیکن اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو پھر یہ اضطراب اور بےچینی کیسی؟ جب آپ کی ساری صلاحیتیں اپنی چند روزہ کی آسائشوں میں صرف ہو رہی ہیں۔ تو ذرا سوچئے کہ یہ عظیم کام کون آ کر کرے گا؟

یاد رکھئے جس مقصد و نصب العین کو لے کر آپ اٹھے ہیں۔ اس میں جلد بازی کی کوئی گنجائش نہیں۔ اگر آپ نے جلد بازی سے کام لیا تو خود اپنی راہ کھوٹی کرنے کے ذمہ دار ہوں گے۔ بلاشبہ ملک میں ایک سیاسی گھٹن طاری ہے اور دور دور تک کسی تبدیلی کے آثار نظر نہیں آتے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ جمہوری اور آئینی جدوجہد کو چھوڑ کر کوئی اور چور دروازہ تلاش کیا جائے۔ عرب اور افریقہ کے جن ممالک میں غیر جمہوری طریقوں سے انقلابات آئے ہیں۔ وہ آج آپ کے سامنے نمونۂ عبرت بنے ہوئے ہیں۔

اگر جمہوری طریقوں سے کوئی تبدیلی نہیں آ رہی تو اس کی یہ وجہ ہرگز نہیں ہے کہ یہ طریقے ہی غیر مؤثر ہو گئے ہیں بلکہ اس کی سب سے بڑی اور بنیادی وجہ یہ ہے کہ لوگ جدوجہد کرنے کے لئے کوئی اجتماعی شکل اختیار نہیں کرتے۔ بیس سال سے ملک کی اکثریت نے کسی پارٹی کا ساتھ نہیں دیا۔ اور اس کے جو نتائج ظاہر ہوئے ہیں آپ کے سامنے ہیں۔

آج ضرورت اس امر کی ہے کہ لوگوں کو متحدہ جدوجہد کی اہمیت سے آگاہ کیا جائے۔ یہ متحدہ جدوجہد ہی تو تھی جس کے نتیجہ میں پاکستان وجود میں آیا۔ اگر اس دور کے عوام بھی محض تماشائی ہوتے اور کسی پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی ضرورت محسوس نہ کرتے تو پاکستان کا حصول کیسے ممکن تھا۔

آپ کا فرضِ منصبی یہ ہے کہ لوگوں میں دین کا صحیح شعور بیدار کریں اور انہیں ایک تنظیم میں پرونے کی طرف توجہ دیں۔ اگر آپ نے اس منصوبہ بندی سے کام کو آگے بڑھایا تو آپ دیکھیں گے کہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔ اور بہت جلد ہی حالات کا نقشہ بدل جائے گا۔ دنیا کے معمولی کام جب صبر کے، مم سالہا محنت و مشقت کئے بغیر پورے نہیں ہوتے۔ تو اقامتِ دین کا یہ عظیم کام صبر و ایثار اور محنت و مشقت کے بغیر کیسے مکمل ہو سکتا ہے۔

دعوتِ اسلامی کے کام کو آگے بڑھانے کے لئے لوگوں سے زیادہ سے زیادہ رابطہ قائم کیجئے۔ ملاقاتیں کر کے، کتابیں پڑھ کر محدود اجتماعات منعقد کر کے الغرض حالات کے مطابق ہر جمہوری طریقے سے ان تک اپنی آواز کو پہنچایئے۔ یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر آپ اپنی منزل سے قریب ہو سکتے ہیں"

(ایشیا لاہور ۱۱ دسمبر ۱۹۶۶ء صفحہ ۲)

یہاں تمام انحصار اپنی جدوجہد اور مغربی جمہوری طریقوں پر ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ پر اعتماد کا نام و نشان نہیں۔ بلکہ جس طرح مودودی صاحب کی مخالفت کے باوجود مسلمانوں نے متحد ہو کر پاکستان حاصل کی ہے۔ اسی طرح اقامتِ دین بھی ہو جائے گی۔ گویا زمین کا ایک قطعہ حاصل کرنے اور

(باقی دیکھیے صفحہ پر)

حدیث النبیؐ

الصوم لی وانا اجزی به

عن ابی هريرة رضی الله عنه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال كل عمل ابن آدم له الا الصيام فانه لی وانا اجزی به وقال فی آخره للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر فرح واذا لقی ربه فرح بصومه

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لئے ہوتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا اور یہ بھی فرمایا کہ روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ دوسری جب اپنے پروردگار سے ملے گا۔ تو روزے کے ثواب سے خوش ہوگا۔

(بخاری کتاب الصوم)

منعکس آفتاب جبینِ قمر میں ہے

دیکھے نہ تو تو نقص یہ تیری نظر میں ہے
منعکس آفتاب جبینِ قمر میں ہے

کیا خوف مومنوں کو خلافت کے سائے میں
حالانکہ "الامام جنّة" خبر میں ہے

ہر حملے کے لئے ہے سپر بازوئے امام
رحمت خدائے پاک کی شاملِ سپر میں ہے

شعلہ نوا بلالؓ کی اٹھی ہے پھر صدا
ورنہ کہاں کا سوز اذانِ سحر میں ہے

سجدہ تو فرش پر ہے مگر عرش پر نماز
تنویرِ کائنات محیطِ اثر میں ہے

تبرکات

دوست رمضان کے عہد کو یاد رکھیں!

یہ مہینہ اصلاحِ نفس کا خاص مہینہ ہے

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

بعض گزشتہ سالوں میں یہ خاکسار احبابِ جماعت کی خدمت میں یہ تحریک کرتا رہا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کے ماتحت دوستوں کو چاہیئے کہ رمضان کے مہینہ میں اپنی کسی کمزوری کے متعلق دل میں خدا سے عہد کیا کریں کہ وہ آئندہ اِس کمزوری سے ہمیشہ مجتنب رہیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ارشاد بڑی حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اوّل تو انسان کا فرض ہے کہ وہ ہمیشہ ہی اپنے نفس کا محاسبہ کر کے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کرتا رہے اور اپنی زندگی کے آخری لمحہ تک خدا سے قریب تر ہوتا جائے۔ اس کے علاوہ رمضان کا مہینہ اپنے خاص روحانی ماحول اور نماز اور روزہ اور نوافل اور تلاوتِ قرآن مجید اور ذکرِ الٰہی اور صدقہ و خیرات کی وجہ سے اس قسم کے محاسبہ اور ترکِ منہیات کے ساتھ مخصوص مناسبت رکھتا ہے اور اس مشہور مثال کے مطابق کہ لوہا اسی وقت اچھی طرح کوٹا جا سکتا ہے جب کہ وہ گرم اور نرم ہو۔ رمضان کے مہینہ کو اصلاحِ نفس کے ساتھ خاص جوڑ ہے۔ پس ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو چاہیئے کہ وہ موجودہ رمضان میں بھی اس زرّیں موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنی کمزوریوں کو دُور کرنے کی کوشش کریں اور اپنی کسی خاص کمزوری کو سامنے رکھ کر دل میں خدا سے عہد کریں کہ وہ انشاء اللہ آئندہ ہمیشہ اس کمزوری سے الگ رہیں گے اور کبھی اس کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ ظاہر کرنا عام حالات میں خدا کی ستاری کے خلاف ہے اس لئے صرف دل میں عہد کرنا کافی ہے مگر یہ عہد ایسا ہو کہ "جان جائے مگر بات نہ جائے" کا مصداق بن جائے۔ کیونکہ کان عھد اللّٰہ مسئولاً یعنی خدا کے ساتھ کئے ہوئے ہر عہد کے متعلق قیامت کے دن پرسش ہوگی۔

اس عہد کے لئے ہر انسان اپنے نفس کے محاسبہ کے ذریعہ اپنے واسطے خود کسی مناسب کمزوری کا انتخاب کر سکتا ہے مگر بہتر ہوگا کہ ایسی کمزوری کو چُنا جائے جو دوسروں کے لئے ٹھوکر یا خراب نمونہ کا موجب بن رہی ہو اور جماعت کی بدنامی کا باعث ہو لیکن اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر خواہ کوئی کمزوری ہو جسے انسان اپنے حالات کے ماتحت جلد تر ترک کرنے کی طاقت رکھتا ہو اس کے متعلق عہد کیا جا سکتا ہے۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ ایک کمزوری کا ترک کرنا اسی طرح دوسری کمزوریوں کو ترک کرنے کی طاقت پیدا کرتا ہے جس طرح ایک نیکی کا اختیار کرنا دوسری نیکیوں کا رستہ کھولتا ہے۔ ذیل میں مثال کے طور پر چند معروف کمزوریوں کا ذکر کیا جاتا ہے تا دوستوں کو انتخاب میں سہولت پیدا ہو۔

(۱) سب سے اوّل نمبر پر نماز میں سُستی ہے اور نماز میں سُستی کے اندر باجماعت نماز میں کوتاہی۔ نماز کو صرف ٹھونگیں مار کر پڑھنا اور سنوار کر ادا نہ کرنا اور اس کی ظاہری اور باطنی شرائط سے غفلت برتنا سب شامل ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ قیامت کے دن اعمالِ صالحہ میں سے سب سے پہلے نماز کے متعلق پرسش ہوگی۔ اور یہ بھی حدیث میں آتا ہے کہ نماز مومن کا معراج ہے جس میں نماز پڑھنے والا گویا خدا سے باتیں کرتا ہے۔ پس نماز نہ پڑھنا یا نماز میں سُستی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

(۲) جماعتی چندوں میں سُستی بھی بڑی کمزوریوں میں سے ہے جس میں شرح کے مطابق چندہ نہ دینا یا کسی مد میں تو چندہ دینا اور کسی میں غفلت اختیار کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ اس زمانہ میں جو تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کا مخصوص زمانہ ہے چندہ اوّل درجہ کی نیکیوں میں شامل ہے اور میرا تجربہ ہے کہ اس کی وجہ سے مال ہرگز گھٹتا نہیں بلکہ مال میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ صدر انجمن احمدیہ کے چندے اور تحریک جدید کے چندے اور وصیّت کا چندہ اور جلسہ سالانہ کا چندہ اور نئی تحریک وقفِ جدید کا چندہ وغیرہ سب نہایت اہم اور نہایت مبارک چندے ہیں اور لاریب یہ تمام چندے ممّا رزقنٰھم ینفقون میں شامل ہیں جس کے متعلق قرآن مجید نے اپنے شروع میں ہی بہت تاکید فرمائی ہے۔

(۳) لین دین اور تجارت میں بد دیانتی کی بدی بھی اس زمانہ میں بہت بھیانک صورت اختیار کر گئی ہے جس کا نہ صرف انسان کے اخلاق پر بلکہ مجموعی نیک نامی پر بھی بھاری اثر پڑتا ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ من غشّ فلیس منّی۔ یعنی جو شخص دوسروں کے ساتھ دھوکا کرتا اور خیانت کا رویّہ اختیار کرتا ہے ان کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہر سچے مسلمان کو ڈرانے کے لئے کافی ہونا چاہیئے۔ قرآنِ مجید نے بھی ایسے لوگوں کے لئے جو دھوکا کرتے اور دوسروں کا حق مارتے ہیں ویل یعنی ہلاکت کی تہدید فرمائی ہے۔ اسی طرح جھوٹ بولنے کی عادت اور سُود خوری بھی اسی ذیل میں آتی ہے۔ سُود کے متعلق قرآن فرماتا ہے کہ سُود لینے والا خدا تعالیٰ سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو جائے اور جھوٹ تو گناہ کے انڈے پیدا کرنے کی سب سے بڑی مشین ہے۔

(۴) رشوت بھی کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔ ہر احمدی کا دامن اس لعنت سے اس طرح پاک ہونا چاہیئے جس طرح دھوبی کے گھر سے واپس آیا ہوا کپڑا میل کچیل سے پاک ہوتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الراشی والمرتشی کلاھما فی النّار یعنی رشوت دینے والا اور رشوت لینے والا دونوں آگ میں ہیں۔ کیونکہ اس سے قوم کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں اور ملک ذلیل ہو جاتا ہے۔ مَیں یہ باتیں صرف مثال کے طور پر لکھ رہا ہوں ورنہ مَیں یقین رکھتا ہوں کہ خدا کے فضل سے احمدیہ جماعت کی بھاری اکثریت ان کمزوریوں سے پاک ہے۔

(۵) شراب نوشی بھی جسے اُمّ الخبائث (یعنی تمام بدیوں کی ماں) کہا گیا ہے۔ اس زمانہ کے مسلمانوں میں عام ہو رہی ہے۔ اور گو مَیں یقین رکھتا ہوں کہ احباب جماعت خدا کے فضل سے اس ناپاک عادت سے محفوظ ہیں لیکن آجکل یہ بدی نو تعلیمیافتہ طبقہ میں اور خصوصاً مغرب زدہ لوگوں میں ایسی عام ہو رہی ہے کہ مَیں ڈرتا ہوں کہ بعض خام طبع نوجوان اور خصوصاً فوجی نوجوان اس کمزوری میں مبتلا نہ ہو جائیں کہ خود تو شراب سے کنارہ کش رہیں لیکن اپنی دعوتوں میں دوسروں کو شراب پلا دیا کریں حالانکہ یہ فعل بھی رسول پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کے سراسر خلاف ہے۔ اسی طرح جوا بھی شراب کی طرح بہت مخرب اخلاق بدی ہے۔ یہی وجہ ہے قرآن مجید نے اسے شراب کے ذکر کے ساتھ ملا کر بیان کیا ہے۔ آجکل تاش کے کھیل میں جُوا بازی یا گھوڑ دوڑ وغیرہ میں جوئے کی شرطیں لگانا عام ہو رہا ہے۔

(۶) بے پردگی کا مرض بھی آجکل کے مسلمانوں میں عام ہے اور خصوصاً پاکستان بننے کے بعد یہ کمزوری بہت بڑھ گئی ہے اور فیشن کی اتباع میں اپنی بیویوں کو بے پردہ کر کے مردوں کی مجلسوں میں لانے اور بے حجابانہ کھُلے پھرانے اور قرآنی ارشاد ولا یُبدین زینتھنّ کو پسِ پشت ڈالنے کا مرض وبا کی صورت اختیار کر گیا ہے۔ اسلام ہرگز یہ نہیں کہتا کہ عورتیں گھروں میں قید رہیں یا یہ کہ وہ تعلیم نہ پائیں یا یہ کہ وہ قومی زندگی میں حصہ نہ لیں بلکہ وہ اس معاملہ میں صرف بعض دانشمندانہ حد بندیاں لگاتا ہے جو مرد اور عورتوں دونوں کے اخلاق کی حفاظت کے لئے ضروری ہیں۔ پس ہمارے احمدی نوجوانوں کو عیسائیوں کی اندھی تقلید اور دوسرے مسلمانوں کی نقالی سے بچتے ہوئے

اس معاملہ میں بہت محتاط رہنا چاہیئے۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ میں مسلمان عورتیں مسنون پردہ بھی کرتی تھیں اور قومی زندگی میں حصہ بھی لیتی تھیں۔ اور بعض عورتوں نے بڑی نمایاں خدمات انجام دی ہیں۔ میں احمدیت کی غیور بیٹیوں سے بھی امید رکھتا ہوں کہ وہ اس معاملہ میں اپنے خاوندوں اور باپوں پر اچھا اثر ڈالیں گی۔

(۷) اسلام بے شک انسان کی ذاتی اور خاندانی اور قومی ضرورتوں کے ماتحت تعدد ازدواج کی اجازت دیتا ہوں مگر ساتھ ہی سخت تاکید فرماتا ہے کہ جو شخص دوسری شادی کرے اس کے لئے ضروری ہے کہ پورے پورے عدل و انصاف سے کام لے اور سب بیویوں کے درمیان اپنے وقت اور اپنے مال اور اپنی ظاہری توجہ کو اس طرح بانٹے کہ انصاف کا ترازو بالکل برابر رہے مگر آجکل بعض لوگ دوسری شادی کے بعد پہلی بیوی کو کالمعلقہ یعنی لٹکا ہوا چھوڑ دیتے ہیں جو نہ تو صحیح معنی میں خاوند کی بیوی سمجھی جا سکتی ہے اور نہ وہ اپنے لئے کوئی اور رستہ اختیار کرنے کے لئے آزاد ہوتی ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایسے لوگ حشر کے میدان میں اس طرح اٹھیں گے کہ ان کا نصف دھڑ مفلوج ہوگا۔

(۸) ماں باپ کی خدمت میں غفلت برتنا بھی اس زمانہ کی ایک عام کمزوری ہے خصوصاً شادی کے بعد کئی نوجوان اپنے والدین کی خدمت بلکہ ان کے واجبی ادب تک میں کمزوری دکھانے لگتے ہیں حالانکہ اسلام نے شرک کے بعد حقوق الوالدین کو دوسرے نمبر کا گناہ قرار دیا ہے۔ قرآن مجید نے کیا عجیب دعا سکھائی ہے کہ رب ارحمھما کما ربیانی صغیرا یعنی اے خدا تو میرے ماں باپ پر اسیطرح رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے میرے بچپن میں مجھے رحم اور شفقت کے ساتھ پالا۔ اس دعا میں یہ لطیف اشارہ ہے کہ جس طرح تمہارے ماں باپ نے تمہیں تمہاری کمزوریوں کے زمانہ میں اپنے پروں کے نیچے رکھ کر پالا تھا اسی طرح ان کے بڑھاپے میں تم انہیں اپنے پروں کے نیچے رکھو۔

(۹) مردوں کے لئے یہ خاص حکم ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کریں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں خیرکم خیرکم لاھلہٖ یعنی تم میں سے خدا کے نزدیک بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے کہ وہ اپنے خاوندوں کی پوری طرح وفادار اور خدمت گزار رہیں حتیٰ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر خدا کے سوا کسی اور کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیوی خاوند کو سجدہ کرے۔ یہ معمولی باتیں نہیں بلکہ سماجی بہبود اور خانگی امن کے لئے گویا ریڑھ کی ہڈی ہیں۔

(۱۰) ہمسائیوں کے ساتھ حسن سلوک کا بھی اسلام میں خاص حکم ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے جبریل علیہ السلام نے ہمسایوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی اس طرح بار بار تاکید کی ہے کہ مجھے گمان گزرا کہ شاید ہمسایہ کو انسان کا وارث ہی بنا دیا جائے گا۔ دراصل انسان کے اخلاق کا حقیقی ثبوت اس سلوک سے ملتا ہے جو وہ اپنے ہمسایوں کے ساتھ کرتا ہے اور لازماً ہمسایوں کے ساتھ بدسلوکی ایک بہت بڑی بدی ہے۔

(۱۱) جماعتی انتظام کے ماتحت اپنے مقامی امیروں کے ساتھ عدم تعاون اور تفرقہ پیدا کرنے کی عادت بھی بڑی ناپاک بدیوں میں سے ہے جو نہ صرف جماعتی تنظیم کو تباہ کرنے والی بلکہ جماعت کو بدنام کرنے والی اور جماعتی رعب کو مٹانے والی اور جماعت کو اتحاد کی برکتوں سے محروم کرنے والی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق اتنی تاکید فرمائی ہے کہ بارہا فرماتے تھے کہ اگر تمہارے خیال میں تمہارا کوئی امیر اپنا حق تو تم سے چھینتا ہے مگر تمہارا حق تمہیں دینے کو تیار نہیں تو پھر بھی تم اس کی اطاعت کرو اور اپنے حق کے لئے خدا کی طرف دیکھو۔ نیز فرماتے تھے من شذّ شذّ فی النار یعنی جو شخص جماعت میں تفرقہ پیدا کرتا ہے وہ آگ میں ڈالا جائے گا۔

(۱۲) اس زمانہ میں تمباکو نوشی بھی ایک عالمگیر کمزوری بن گئی ہے۔ اور غالباً ہماری جماعت میں بھی کافی پائی جاتی ہے۔ اس مرض میں منہ کی بدبو اور روپے کے نقصان اور وقت کے ضیاع اور سرطان یعنی کینسر وغیرہ کی امراض کو دعوت دینے کے سوا کوئی فائدہ نہیں۔ بعض کرسی نشین فلسفی اس سے طبیعت کا وقتی سکون حاصل کرنے کے مدعی بنتے ہیں مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس چیز سے طبعی نفرت ہے اور فرماتے کہ اگر تمباکو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوتا تو مجھے یقین ہے کہ آپ اسے منع فرماتے۔ پس دوستوں کو اس کے ترک کی طرف بھی توجہ دینی چاہیئے لیکن اگر کسی شخص کے لئے لمبی عادت کی وجہ سے فوری ترک ممکن نہ ہو تو کم از کم اتنی احتیاط تو رکھی جائے کہ دوسروں کے سامنے تمباکو نوشی سے پرہیز کیا جائے تاکہ ان کی یہ کمزوری اپنے تک محدود رہے اور ان کی اولاد یا دوسرے عزیزوں اور دوستوں میں سرایت نہ کرنے پائے۔

(۱۳) بالآخر اس زمانہ میں سینما دیکھنے کی عادت بھی ایک وبا کی صورت اختیار کر کے لاکھوں انسانوں کی زندگی کو تباہ کر رہی ہے اور گندی اور فحش فلموں اور خلاف اخلاق مناظر کو دیکھنے کے نتیجہ میں ان کے دل و دماغ میں گویا گھن لگ گیا ہے اور سینما کی ناپاک کشش نے خام طبیعت کے نوجوانوں کو مختلف انواع کے جرائم کی طرف بھی مائل کر رکھا ہے۔ ہماری جماعت میں سینما جانا منع ہے مگر سنا جاتا ہے کہ بعض بے اصول احمدی بھی کبھی کبھی اس کمزوری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اگر کوئی خالصۃً علمی یا طبّی یا تاریخی یا جغرافیائی یا جنگی فلم ہوتی جو الف سے لے کر ی تک گندے مناظر سے پاک ہوتی تو لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے تھے۔ مگر موجودہ صورت میں جو فلمیں بظاہر اچھی سمجھی جاتی ہیں ان میں بھی دودھ کے گلاس میں چند قطرے پیشاب کے بھی ملے ہوتے ہیں۔ پس بہرحال ان سے اجتناب لازم ہے۔ یہ چند کمزوریاں میں نے صرف مثال کے طور پر شمار کی ہیں ورنہ کمزوریاں تو بیشمار ہیں۔ مثلاً بدنظری۔ غیبت۔ گالی گلوچ کی عادت۔ فحش گوئی۔ فحش اور گندے رسالے پڑھنا۔ بیکاری میں وقت گزارنا وغیرہ وغیرہ۔ ہر شخص اپنے حالات کا جائزہ لے کر اپنے متعلق خود فیصلہ کر سکتا ہے کہ اگر وہ ساری بدیاں نہیں چھوڑ سکتا تو کم از کم اسے پہلے کس بدی کو ترک کرنا چاہیئے؟ پس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک منشاء کے مطابق احباب جماعت سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رمضان میں اپنی کسی نہ کسی کمزوری کو سامنے رکھ کر اسے ترک کرنے کا عہد کریں اور پھر خدا سے نصرت چاہتے ہوئے اس بدی سے اس طرح الگ رہیں جس طرح کہ صاحب عزم مومنوں کا شیوہ ہوتا ہے تاکہ ان کا رمضان ٹھوس اور معین نتیجہ پیدا کرنے والا ثابت ہو۔ جیسا کہ میں نے کہا ہے اس عہد کو کسی پر ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہمارا خدا ستار ہے اور ستاری کو پسند کرتا ہے مگر تفصیل ظاہر کرنے کے بغیر بزرگوں اور دوستوں سے دعا کی تحریک کرنے میں حرج نہیں کیونکہ مومن ایک دوسرے کے لئے سہارا ہوتے ہیں۔ وما النصر الا من عند اللہ وعلی اللہ فلیتوکل المومنون۔

یہ خاکسار بھی اپنی کمزوریوں اور فروگزاشتوں کے لئے احباب کرام کی مخلصانہ دعاؤں کا طالب ہے۔

ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العظیم و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین۔

والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ ربوہ
۲۶ر مارچ ۱۹۵۸ء

(الفضل ۳ر اپریل ۱۹۵۸ء)

درخواستِ دعا

میری بیوی امۃ الرحمٰن صاحبہ شدید بیمار ہیں اور حالت بہت تشویشناک ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(محمد الدین ٹھیکیدار۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب نائب امیر جماعتِ احمدیہ لائل پور کی والدہ محترمہ دولت بی بی صاحبہ ۱۲/۱۳/۶۶ کو قریباً چار بجے صبح ۸۰ سال کی عمر میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اچانک دل کا دورہ پڑا جس سے مرحومہ جانبر نہ ہو سکیں۔ مرحومہ پابند صوم وصلوٰۃ خاتون تھیں نماز تہجد بھی باقاعدگی سے پڑھتی تھیں۔ موصیہ تھیں۔ ۱۲/۱۳/۶۶ کو بعد دوپہر جنازہ ربوہ لے جایا گیا۔ بعد نماز مغرب محترم مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری نے نماز جنازہ پڑھائی اور مقبرہ بہشتی میں تدفین کے بعد مکرم قاضی محمد نذیر صاحب نے دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو صبرِ جمیل بخشے۔

(خاکسار محمد اسمٰعیل دیالگڑھی)

ماہِ صیام ـــ ضبطِ نفس کا انمول نسخہ

(مکرم شیخ غلام مجتبےٰ صاحب آف کوٹھ حال سکھر نو)

شریعت محمدیہ میں جس قدر انفرادی اور اجتماعی عبادات اور تقریبات مقرر ہیں ان سب میں حصول تقویٰ اور عرفانِ نفس مرکزی نقطہ قرار دئے گئے ہیں۔ رب العالمین کا منشا یہ ہے کہ ہر انسان اپنے رب کو پہچانے اور تقویٰ و طہارت کی زندگی بسر کرتے ہوئے اس کا عبد بن جائے۔ اور یہ اسی صورت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ انسان نفس کی غلامی سے نجات حاصل کر سکے۔ اللہ تعالےٰ نے مختلف انفرادی اور اجتماعی عبادات اور تقریبات مقرر کر کے ملت اسلامیہ کو تنظیم و ڈسپلن اور ایک نہ ختم ہونے والے جہاد بالنفس کا سبق دیا ہے۔ ماہ صیام بھی ایک ماہ کی ٹریننگ کا نام ہے۔ دراصل خالق اکبر کا اس ایک ماہ کی مسلسل مجاہدانہ تنظیم سے منشا یہ ہے کہ مسلمان سال کے بقایا گیارہ ماہ بھی اس تنظیم اور ٹریننگ کی برکات سے فائدہ اٹھائیں۔

ماہ صیام میں جہاں دیگر بے شمار روحانی اور جسمانی فوائد مضمر ہیں۔ وہاں ایک عظیم الشان فائدہ اس ماہ کا یہ ہے کہ یہ انسان کو ضبط نفس کا پابند بناتا ہے۔ یاد رہے کہ انسان کے قالبِ خاکی کے ھیولیٰ کی ترکیب ایسی رکھی گئی ہے۔ کہ یہ اپنے آپ کو ہر رنگ میں ڈھال سکتا ہے۔ اور اسکے اندر خالق فطرت نے اپنی حکمت کاملہ سے ایک ہوشیار مخبر مقرر کیا ہے۔ جس کا نام صوفیائے نفس رکھا ہے۔ اس مخبر کا صرف ایک ہی کام ہے کہ یہ انسان کے سامنے ہر دم ہر گھڑی مختلف قسم کی خواہشات کو پیش کرتا رہا ہے۔ اور ان خواہشات کے حصول کے لئے یہ مخبر جسم کے کوتوال یعنی دماغ کو اکساتا اور برانگیختہ کرتا رہتا ہے۔ کیونکہ مملکت انسان کے دوسرے سپاہی اور کارندے مثلاً ہاتھ پیر بازو۔ آنکھ ناک کان وغیرہ یہ سب کے سب کوتوال (دماغ) کے ماتحت ہیں۔ لیکن اس مملکت جسم کا بادشاہ خالق فطرت نے دل کو مقرر فرمایا وہ کھرے اور کھوٹے اور اچھی اور بری بات میں تمیز کرتا ہے۔ اگر وہ مخبر اور کوتوال کی چکنی چپڑی باتوں میں آجائے تو بادشاہ (دل) نفس (خواہش) کا غلام بن جاتا ہے۔ جس کے نتیجہ میں اقلیم بدن میں فساد لازم ہو جاتا ہے۔ اور

انسان کو احسن تقویم کا جو خلعت ربانی ملا ہوتا ہے وہ تار تار ہو جاتا ہے۔ اور قعر مذلت میں گر کر اسفل السافلین کے زمرہ میں جا ملتا ہے۔ العیاذ باللہ

لیکن جو دل سلیم و منیب ہو وہ نفس کی گھاتوں میں نہیں آتا۔ ان ... ہ میں ارشاد ربانی یوں آیا ہے۔

وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَہَی النَّفْسَ عَنِ الْہَوٰی فَاِنَّ الْجَنَّۃَ ہِیَ الْمَاْوٰی۔

یعنی جو اللہ کے حضور کھڑے ہو کر (جوابدہی کا) خوف کھایا اور نفس کو خواہشات کی پیروی سے منع رکھا جنت اس کے لئے آرام گاہ ہے۔ حدیث شریف میں بھی دل کی تعریف یہ آئی ہے۔ فرمایا "جسم میں ایک گوشت کا ٹکڑا ہے اگر وہ اصلاح پذیر ہو تو تمام بدن صالح ہو جاتا ہے اور اگر وہ آمادہ فساد ہو تو تمام جسم بگڑ جاتا ہے اور وہ دل ہے" چنانچہ ماہ رمضان المبارک اسی ضبط نفس کی ٹریننگ کا موثر اور یقینی کارگر نسخہ ہے۔

ایک انسان جو پہلے اپنی مرضی سے کھاتا پیتا۔ اٹھتا بیٹھتا تھا۔ اس ماہ مبارک کی آمد کے ساتھ ہی اس پر گوناگوں قسم کی پابندیوں کا بار ڈال دیا جاتا ہے پہلے تو وہ دن چڑھے کھاتا پیتا تھا۔ اب اسے کہا گیا کہ سحری کے وقت خواب شیریں سے بیدار ہو کر نوافل ادا کرو۔ پھر کھانا کھاؤ اور طلوع فجر ہوتے ہی تلاوت آیات الٰہی سے اپنے دل و دماغ کو منور کرو اور فجر کی نماز حضور قلب سے ادا کرو۔ کھانا۔ پینا سارا دن بند۔ جھوٹ۔ غیبت۔ دنگہ فساد سب و شتم۔ فحش کلامی سے نفرت۔ کلمہ شہادت اور اللہ تعالےٰ کی کبریائی بیان کرو ذکر الٰہی سے زبان تر رکھو۔ منہ سے اچھی بات نکالو۔ زوجین کے اختلاط پر پابندی رکھ دی اور ان تمام امور سے منع فرمایا جو پہلے جائز تھے۔ جن کا تعلق ضبط نفس سے خاص طور پر ہے۔ الغرض روزہ دار پر ایک ایسا مبارک و پر نور نظام مسلط کیا گیا

جو اس کی تمام آلائشوں اور گندگیوں اور ظلمانی حجابات کو یکسر ملیا میٹ کر دینے والا ہوتا ہے اور خواہشات نفس کی غلامی اور پیروی کی وجہ سے اس کا ضمیر جو مسخ ہو چکا تھا اس ٹریننگ کے ذریعہ اسکو ظاہر کیا جاتا ہے تب اُسے اس حقیقت سے آگاہی ہوتی ہے کہ میں گناہوں کے بار سے کس قدر ہلکا پھلکا ہو چکا ہوں۔ اس ضبط نفس کے نتیجہ میں اسکو اپنی خودی اور انسانیت کا حقیقی جلوہ نظر آتا ہے اور روح تقویٰ اس کے رگ و پے میں موجزن ہو کر اس کو آقا و ربانی کے لئے آمادہ پرواز کرتی ہے۔ خدائے کریم جو شاکر و علیم ہے۔ وہ کب ایسے دل کو رائیگان جانے دیتا ہے۔ حکم ہوتا ہے ارجعی الی ربک۔ تب بندہ بے اختیار کہتا ہے۔ اللھم لبیک اللھم لبیک اے اللہ میں حاضر ہوں اے اللہ میں حاضر ہوں۔ اور اس کا سر آستانہ رب العزت پر تشکر و امتنان کے جذبات لیے سجدہ گر جاتا ہے تب خداوند کریم جو مجیب الدعوات ہے اُدعونی استجب لکم کے مطابق اس کی نیک مرادوں کو پورا کرتا ہے اور اسکو اپنی رضا سے خوشنود فرماتا ہے۔

ماہ صیام لقاء الٰہی۔ حصول تقویٰ اللہ کی کبریائی اور شکر گذاری بار بار کی تنظیم کا عظیم الشان رنگا رنگ روحانی نظام پیش کرتا ہے۔ جس کو احاطہ تحریر میں لانا ممکن نہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ان مبارک و پرنور ایام سے کما حقہ فائدہ اٹھا کر اپنے دامن مراد کی جھولیاں بھر لیتے ہیں۔ اور اسکے نتیجہ میں وہ نفس کے داؤں اور اسکی مخفی گھاتوں سے واقف ہو کر اس کا غلام بننے کی بجائے اس کو اپنا مطیع کر لیتے ہیں۔ تب یہی نفس اپنے مالک کے لئے بمنزلہ سواری بن جاتا ہے۔ اور وہ اس پر سوار ہو کر اقلیم بدن کے بادشاہ یعنی دل تک رسائی پا کر عرش الٰہی کی سیر کرتا ہے۔ قلب المومن عرش اللہ انہی معنوں میں مومن کے دل کو کہا گیا ہے۔

اللہ کریم اس ماہ مبارک کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق عطا فرمائے کیونکہ تمام توفیقات قبضہ قدرت الٰہی میں ہیں۔

بقیہ لیڈر صفحہ ۲

اقامت دین کے لئے ایک ہی طریق ہے اور وہ طریق ہے مغربی جمہوری طریق۔ کیا تمام انبیاء علیہم السلام اور خود سرور کائنات سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغربی جمہوری طریق سے ہی اقامت دین کا کارنامہ سرانجام دیا تھا؟ جب انسان کا نظریہ یہ ہو جائے کہ اب صرف تکوینی قانون سے ہی تجدید و احیائے دین ہو سکتی ہے تو وہ دینی قوم کا فرد خود بھی تباہی کے گڑھے پر کھڑا ہو جاتا ہے اور دوسروں کو بھی جو اس کا ساتھ دیتے ہیں تباہی کے گڑھے پر کھینچ لاتا ہے

تجدید و احیائے دین یا اقامت دین اگر انسانی عقل کی منصوبہ بندی کے بس میں ہوتی تو اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں صاف صاف لفظوں میں یہ نہ فرماتا

انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون

الامام المھدی کے ظہور کے تو مودودی صاحب بھی بظاہر قائل ہیں۔ مگر وہ اس کو ایک تکوینی قانون کے اعجوبہ کے سوائے اور کوئی وقعت نہیں دیتے۔ یہاں تک کہ اسکو یہ بھی پتہ نہیں ہوگا کہ میں وہ الامام المھدی ہوں جس کی زبردست پیشگوئیاں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث میں موجود ہیں۔

یہ اقامت دین کا راستہ ہے یا الحاد کی شاہراہ؟

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

لاہور ـــ تحریری اور تصویری زبان میں

تاریخ احمدیت

صحابہ لاہور کے ایمان افروز حالات اور لاہور میں احمدیت کی دلچسپ سرگذشت

مربی سلسلہ حضرت مولانا شیخ عبد القادر سابق سوداگر مل مرحوم ہمغفور کے قلم سے

صفحات ۶۲۲ قیمت ۱۰/ روپے عمدہ کاغذ مضبوط جلد

ملنے کا پتہ

شیخ عبد الشکور احمدیہ مسجد بیرون دہلی گیٹ

یا ربوہ کے ہر کتب فروش سے حاصل کریں

فہرست سابقون تحریک جدید سال ۳۳/۱۳۲ جو ۲۹ رمضان کی دعا میں شامل ہونگے

۲۹ رمضان المبارک تک اپنا چندہ سو فی صدی ادا کرنے والے دوستوں کی مکمل فہرست انشاء اللہ عید کے بعد اشاعت پذیر ہوگی۔ آج کی فہرست میں صرف وہ مجاہدین شامل کئے گئے ہیں جنہوں نے ۸ نومبر تک اپنا چندہ داخل خزانہ کرا دیا تھا۔ ہر جماعت کی مکمل فہرست دفتر ہذا کو عید کے بعد خود جماعت کی طرف سے ملنی چاہیئے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

نمبر	نام	رقم
۱	حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا دارالصدر ربوہ	۱۷۰ — ۰۰
۲	محترم پیر معین الدین صاحب معہ لواحقین " "	۷۰۴ — ۰۰
۳	بچگان محترم میر داؤد احمد صاحب " "	۷۵ — ۰۰
۴	مکرم صفدر جنگ ہمایوں صاحب ایس۔ ڈی۔ او " "	۲۵۰ — ۰۰
۵	" محمد عبد اللہ صاحب ہرسیاں والے دارالرحمت غربی "	۱۳ — ۰۰
۶	" حکیم عبید اللہ صاحب راجھا " "	۱۳ — ۰۰
۷	" چوہدری فتح محمد صاحب معہ اہل و عیال " وسطی "	۱۶۰ — ۰۰
۸	" ملک محمد شفیع صاحب صدر دارالرحمت وسطی "	۱۶۶ — ۰۰
۹	" محمد ابراہیم صاحب رشید " "	۲۰ — ۵۰
۱۰	" خواجہ عبید اللہ صاحب دارالصدر شرقی "	۲۰۲ — ۰۰
۱۱	" حافظ عبد السلام صاحب وکیل المال ثانی "	۲۰۰ — ۰۰
۱۲	" قادر بخش صاحب کارکن فضل عمر ہسپتال "	۳۳ — ۰۰
۱۳	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال نائب وکیل المال صاحب "	۶۰ — ۰۰
۱۴	" منیر الحق صاحب شاہد دارالرحمت وسطی "	۱۱ — ۲۵
۱۵	محترمہ سردار بیگم صاحبہ۔ نگران ہوسٹل جامعہ نصرت "	۲۱ — ۱۲
۱۶	مکرم محمد اصغر صاحب قمر دارالصدر شرقی "	۲۳ — ۰۰
۱۷	" محمد یوسف صاحب افریقی دارالرحمت وسطی "	۲۶ — ۵۰
۱۸	" چوہدری بشیر محمد صاحب دارالنصر غربی "	۱۳۱ — ۰۰
۱۹	" ماسٹر عطا محمد صاحب دارالرحمت وسطی "	۱۰ — ۰۰
۲۰	" پیر عبد الحمید صاحب دارالبرکات "	۱۳ — ۰۰
۲۱	محترمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری ربوہ	۵۷ — ۰۰
۲۲	مکرم ملک عبد الرب صاحب دارالرحمت غربی "	۵۰ — ۰۰
۲۳	" بشیر احمد صاحب ساہی دارالصدر غربی "	۶۶ — ۰۰
۲۴	" صوفی رمضان علی صاحب صدر محلہ دارالصدر شرقی "	۳۶ — ۰۰
۲۵	" مرزا محمد یعقوب صاحب واقف زندگی فیکٹری ایریا "	۴۵ — ۶۲
۲۶	" خوشی محمد صاحب پیرا دارالرحمت غربی "	۱۲ — ۷۵
۲۷	" صوفی محمد ابراہیم صاحب سابق ہیڈ ماسٹر محلہ دارالصدر "	۱۹۷ — ۰۰
۲۸	" حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ "	۳۰۰ — ۰۰
۲۹	" " ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب دارالصدر "	۱۰۰ — ۰۰
۳۰	" " ڈپٹی میاں محمد شریف صاحب " "	۸۰ — ۰۰
۳۱	" بابا اللہ دتہ صاحب معہ اہلیہ صاحبہ دارالرحمت غربی "	۲۴ — ۰۰
۳۲	بابو محمد بخش صاحب دارالنصر شرقی ربوہ "	۵۷ — ۸۷
۳۳	حکیم عبد العزیز صاحب سابق چیف انسپکٹر بیت المال "	۸۹ — ۱۲
۳۴	محترمہ ام الفضل صاحبہ اہلیہ ملک محمد عظیم صاحب دارالبرکات "	۱۴ — ۰۰
۳۵	مکرم قریشی عبد الرحمن صاحب دارالرحمت شرقی "	۱۲ — ۲۵
۳۶	" قاضی منظور الحق صاحب جماعت احمدیہ کراچی شہر "	۱۴۵ — ۰۰
۳۷	" قاضی یحییٰ منظور الحق صاحب " "	۱۱ — ۰۰
۳۸	" عبد الرحیم صاحب مدہوش رحمانی سیکرٹری تحریک جدید "	۱۱۰۰ — ۰۰
۳۹	الحاج شیخ محمد یعقوب صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ شہر "	۵۷۵ — ۰۰
۴۰	محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ و عزیز فضل احمد صاحب " "	۳۵۰ — ۰۰
۴۱	مکرم کرنل نظام الدین صاحب پنج گرائیں ضلع سیالکوٹ	۱۲۵ — ۰۰
۴۲	حاجی فضل الدین صاحب ملیاں "	۴۰ — ۰۰
۴۳	مکرم ڈاکٹر محمود احسان صاحب اسٹوڈنٹ راولپنڈی شہر	۲۵ — ۵۰

صادق پبلک سکول گورنمنٹ سکالرشپ

صادق پبلک سکول میں ہشتم میں داخلہ ۱/۴ سے ہوگا۔ داخلہ کے لئے تحریری امتحان ہوگا۔ انگریزی اور ریاضی میں (انگریزی میڈیم) ہر مضمون کا ۱۰۰ نمبر ہوں گے۔ پچاس فی صدی لینے والے انٹرویو کے لئے منتخب ہوں گے۔ انٹرویو کے ۲۰۰ نمبر ہوں گے۔ پورا وظیفہ ۱۰۰/۔ ۱۸ سالانہ ان طلبا کو ملے گا۔ جن کے والد یا سرپرست کی آمد ماہوار ۵۰۰ تا ۸۰۰/۔ ہوگی۔ وظیفہ تعلیمی ترقی کی بنا پر پانچ سال تک جاری رہے گا۔ (یعنی ایف اے تک)

قابلیت ساتویں پاس یا فورتھ سٹینڈرڈ پاس۔ عمر ۳۱/۱۲ کو ۱۲ تا ۱۳ سال

درخواست مجوزہ فارم پر جو پرنسپل صاحب کے دفتر سے ملے گی بنام پرنسپل صاحب ۳۱/۱۲/۶۶ تک

(پ۔ ٹ ۱۳/۱۲/۶۶) (ناظر تعلیم)

پتہ مطلوب ہے

براہ مہربانی چوہدری عبد الرحیم صاحب پراچہ ولد میاں محمد امین صاحب وصیت ۵۱۹۱ نے ۲۲ اگست ۱۹۳۸ء کو بھیرہ ضلع سرگودھا سے وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کی تھی۔ دفتر ہذا کے پاس ان کا سابقہ ایڈریس یہ ہے۔ ۵-B-۱۹۲ سیٹلائٹ ٹاؤن۔ راولپنڈی اس ایڈریس پر ان کو رجسٹری بھجوائی تھی۔ جو کہ بوجہ عدم پتہ واپس آ گئی ہے۔ اب موصوف کا موجودہ ایڈریس مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

درخواست دعا

۱۔ میرے خسر مکرم امیر الدین صاحب کھارت نگر لاہور کئی دنوں سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ (مشتاق احمد ذیرآباد ضلع گوجرانوالہ)

تلاش گمشدہ اشیاء

مورخہ ۱۷ دسمبر کو ۱۲ بجے احاطہ ٹی آئی کالج پرائمری سکول میں بنا آٹے کا راشن کارڈ اور دس روپے کا نوٹ گم ہو گئے ہیں۔ اگر کسی کو ملیں تو از راہ نوازش مجھے پہنچا دیں۔

کل ہی ایک نئی سائیکل (ریلو مالا حیا پانی) گھر کے باہر دروازے پر کھڑا کر کے اندر چلا گیا۔ باہر نکلا تو سائیکل غائب تھی۔ کافی تگ و دو کے بعد ابھی نہیں ملا۔ سائیکل کے پیچھے خالی بوری بندھی تھی۔ سٹینڈ ٹوٹا ہوا ہے۔ مڈگارڈ دونوں ڈھیلے ہیں۔ چین کور پورا ہے۔ اگر کسی دوست نے کہیں دیکھا ہو تو مجھے اطلاع دیں۔ (خاکسار ملک محمد اعظم بیت العزیز دارالعلوم غربی ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی چہارم سال رواں

تاریخ امتحان ۲۳/۱۲ بروز جمعہ برائے ربوہ اور ۲۵/۱۲/۶۶ بروز اتوار برائے بیرونجات ۲۵-۱۲-۶۶۔ نصاب معیار اول: ترجمہ نصف دوم پارہ ہفتم ــــ معیار دوم: قاعدہ یسرنا القرآن و قرآن مجید ناظرہ

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نمبر	نام	رقم
۴۴	مکرم میاں محمد حسین صاحب سیکرٹری مال مردان منجانب مجاہدین دفتر سوم	۱۳۷ — ۰۰
۴۵	مولوی بدر الدین صاحب معلم چک ۹۲ ضلع لائلپور	۱۰ — ۶
۴۶	چوہدری نور الٰہی صاحب چک "	۲۷ — ۰۰
۴۷	مکرم عبد الکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات	۹۳ — ۰۰
۴۸	" بشیر احمد صاحب ہیڈ کلرک مظفر گڑھ	۲۲ — ۰۰
۴۹	" سید بشیر احمد صاحب ہمدانی لیہ ضلع مظفر گڑھ	۱۰ — ۰۰
۵۰	" مولوی احمد الدین صاحب 8/140 ضلع سرگودھا	۳۰ — ۰۰
۵۱	" چوہدری محمد صدیق صاحب چک "	۱۸ — ۰۰
۵۲	" " نور احمد صاحب " "	۱۵ — ۰۰
۵۳	" عبد العزیز خان صاحب کھڑکڑی "	۲۴ — ۶۱
۵۴	" قریشی محمد حنیف صاحب آزاد کشمیر	۱۱ — ۰۰

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

امرتسر: ۲۰ر دسمبر۔ رات امرتسر کے نواح میں اکالی سکھوں اور پولیس میں زبردست تصادم ہوا۔ جس میں فریقین کے متعدد افراد زخمی ہوئے۔ سکھوں نے پولیس پر زبردست پتھراؤ کیا۔ پولیس نے لاٹھیاں اور ڈنڈے استعمال کئے۔ کچھ گرفتاریاں بھی عمل میں آئیں جن سکھوں سے پولیس کی جھڑپ ہوئی ان کا تعلق ان جتھوں سے تھا جو سنت فتح سنگھ کے مرن برت کے پیش نظر پنجاب کے مختلف علاقوں سے امرتسر آ رہے ہیں۔ اور جنہیں شہر سے باہر روک لیا جاتا ہے۔ شہر میں اس واقعہ کے بعد زبردست اشتعال پھیل گیا ہے اور ایک حکم کے ذریعہ ہتھیار لے کر چلنے، نعرے لگانے جلسے کرنے جلوس نکالنے اور پوسٹر وغیرہ لگانے کی ممانعت کر دی گئی ہے صورت حال کو قابو میں رکھنے کے لئے رات پولیس کی تین اور سپیشلیں امرتسر پہنچیں۔ دریں اثناء ہندو لیڈروں کی جانب سے سنت فتح سنگھ کے مرن برت پر شدید ردعمل ظاہر کیا جا رہا ہے اور حکومت پر زور دیا جا رہا ہے کہ وہ اکالی لیڈر کی جان کی پرواہ کئے بغیر سخت پالیسی برقرار رکھے اس سلسلہ میں جوابی مرن برت رکھنے کا سلسلہ بھی شروع کر دیا گیا ہے ہریانہ کے ایک مذہبی ہندو لیڈر راج گوپال سوراج سوردیو کے مرن برت کے علاوہ ۱۵ ہندو طلباء نے بھی ۱۲ گھنٹہ کا برت رکھ لیا ہے ہریانہ کے کچھ اور ہندو لیڈروں نے مرن برت رکھنے کا اعلان کیا ہے۔

نئی دہلی ۲۰ر دسمبر۔ کل شام سنت فتح سنگھ کو وزیراعظم اندرا گاندھی کا ایک پیغام پہنچایا گیا۔ ایک اطلاع کے مطابق بھارتی وزیراعظم اس بات پر آمادہ ہیں کہ دونوں صوبوں کے مشترکہ انتظامات ختم کر دیئے جائیں۔ دونوں کا الگ الگ گورنر ہو اور خودمختار کارپوریشنیں الگ الگ کر دی جائیں اس کے علاوہ اقتصادی اہمیت کے منصوبوں کی تقسیم وغیرہ پر بھی مرکز کو کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن چندی گڑھ اور پنجابی بولنے والے دوسرے علاقے پنجابی صوبہ میں شامل کرنے کے بارے میں مرکزی حکومت بات چیت کرنے پر آمادہ نہیں ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں

کراچی ۲۰ر دسمبر۔ روس پاکستان کے دونوں صوبوں میں ۱۵ براڈکاسٹنگ اسٹیشن قائم کرنے کے لئے پاکستان کو امداد دے گا۔ یہ بات کل روس کی بیرونی اقتصادی اور مالی امداد کمیٹی کے ڈپٹی چیف مسٹر الگزینیوف نے تاس ماسکو میں اے پی پی کے خاص نمائندے مسٹر محمد ابرار الحق کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے بتایا۔ انہوں نے بتایا کہ تفصیلات طے ہونے کے بعد اس منصوبہ کی صحیح لاگت کا تعین ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ دو میڈیم ویو ریڈیو اسٹیشن جن میں سے ہر ایک سٹیشن ایک ہزار کلوواٹ کی قوت کا ہوگا۔ مشرقی اور مغربی پاکستان میں نصب کئے جائیں گے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ان کے علاوہ سو کلوواٹ کا ایک میڈیم ویو براڈکاسٹنگ اسٹیشن تین شارٹ ویو کے ریڈیو اسٹیشن جن میں سے ہر ایک سو کلوواٹ کا ہوگا۔ اور آٹھ دوسرے ریڈیو اسٹیشن بھی قائم کئے جائیں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان کے علاوہ ایک شارٹ ویو اسٹیشن اور بھی نصب کئے جانے کا امکان ہے۔ یہ اسٹیشن ۲۵۰ کلوواٹ کی قوت کا ہوگا۔

ولادت!

اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی ملک محمد افضل صاحب اسپنگ ماسٹر کالونی سرحد ٹیکسٹائل ملز نوشہرہ کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے نومولود ملک برکت علی صاحب امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد کا پوتا اور شیخ عبدالقادر صاحب لائل پور کا نواسہ ہے۔

دوست دعا فرمائیں کہ نومولود کی عمر اللہ تعالیٰ دراز فرمائے اور نیک اور صالح اور دین کا خادم بنائے۔ آمین

(خاکسار حمید احمد ایم اے۔ حافظ آباد)

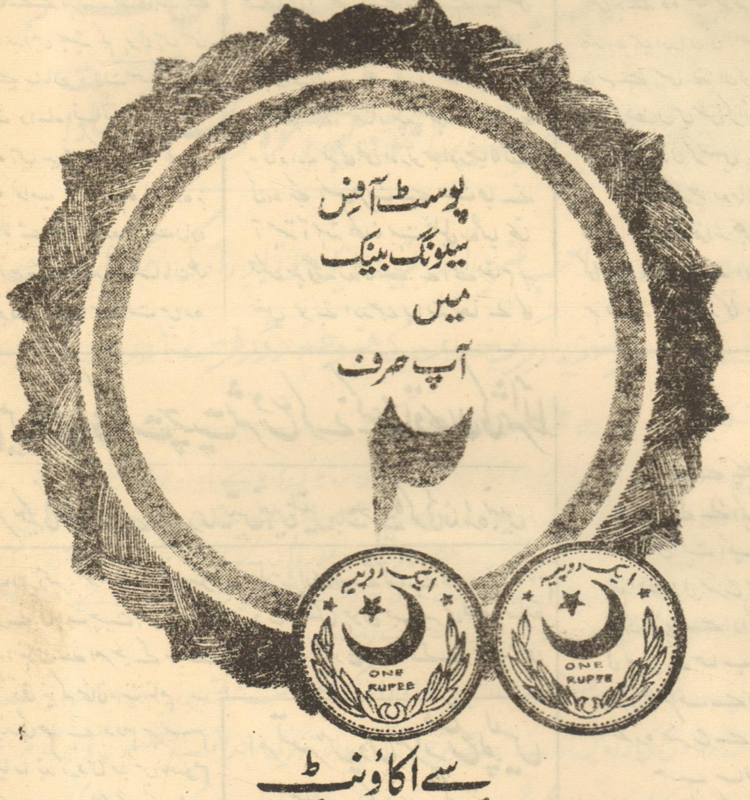

سے اکاؤنٹ
کھول سکتے ہیں!

پاکستان بھر میں نو ہزار سے زائد شاخیں۔

دیگر خصوصیات:

- ایک روپے کی رقم بھی جمع کی یا نکالی جا سکتی ہے۔
- اپنے ہیڈ پوسٹ آفس کے تحت آپ کسی بھی ڈاک خانے سے رقم نکال سکتے ہیں۔
- عام حسابات پر چار فیصد، تین فیصد اور ایک، دو یا تین سال کے لئے جمع کی ہوئی رقم (فکسڈ ڈیپازٹ) پر ساڑھے چار، پانچ اور ساڑھے پانچ فیصد تک سالانہ منافع ملتا ہے۔
- منافع پر انکم ٹیکس معاف۔
- مقامی بینکوں کے چیک بھی جمع ہو سکتے ہیں۔
- حکومت پاکستان آپ کے سرمایہ کی ضامن ہے۔

پوسٹ آفس
سیونگ بینک

اپنے گھر بار کیلئے بچت کیجئے اپنے وطن کیلئے

ORIENT

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے

اس کے ذریعہ انسان شدائد برداشت کرنے اور محنت کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان کی برکات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"رمضان کا جسمانی طور پر یہ فائدہ ہوتا ہے کہ انسان تکالیف اور شدائد کا عادی ہو جاتا ہے۔ جسمانی ترقیات بھی روحانی ترقیات کی طرح مجاہدات پر مبنی ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ حکومتیں جو فوجیں رکھتی ہیں ان کے سپاہیوں سے باقاعدہ پریڈ کرائی رہتی ہیں۔ جس سے ان کے اندر شدت پیدا ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلقات رکھنے والے لوگوں کی غذائیں ہمیشہ کم ہوتی ہیں یعنی وہ اپنے ہی جیسے سامان حالات صحت اور معدہ رکھنے والے انسانوں سے کم خوراک کھاتے ہیں یہ نہیں کہ اگر ایک انسان کا معدہ خراب ہو اور وہ زیادہ نہ کھا سکے تو کہا جائے اس میں روحانیت زیادہ ہے کیونکہ شرط یہ ہے دوسرے سامان بھی ایک جیسے ہوں۔ ایک ہی حالت میں دو انسان جس میں روحانیت ہوگی دوسرے سے کم کھائے گا۔ اسی لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ مومن ایک انتڑی سے کھاتا ہے اور کافر دس انتڑیوں سے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی غذا بہت کم تھی۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے آپ بمشکل ایک پھلکا کھاتے تھے یہ نہیں کہ بھوکا رہ کر ایسا کرتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ رغبت سے استغناء پیدا ہوتے ہوتے یہ عادت ہو گئی تھی اور توجہ اور خیالات کی رو کے اس طرف سے ہٹ جانے آہستہ آہستہ کھانا بہت قلیل رہ گیا تھا لیکن جو لوگ روحانیت کے اعلیٰ مقام پر نہیں ہوتے اور جن پر اللہ تعالیٰ کا تصرف غالب نہیں ہوتا ان کو کبھی کبھی اس کی مشق کرائی جاتی ہے جیسے ایک باقاعدہ فوج ہوتی ہے اور ایک ٹیریٹوریل جسے سال میں صرف ایک مہینہ مشق کرائی جاتی ہے۔ پس رمضان ٹیریٹوریل فوج کی ٹریننگ کی طرح ہے ورنہ عام طور پر روحانی لوگوں کی غذا کم ہوتی ہے اور وہ اتنا کم کھاتے ہیں کہ نفس موٹا نہ ہو جائے اور جسم پر چربی چھا کر روحانیت میں روک نہ پیدا کر سکے۔ لیکن جو لوگ اعلیٰ مقام پر نہیں ہوتے وہ بھی چونکہ اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں اور ان کی اصلاح بھی ان کے ذمہ ہے اس لئے ان کو ٹیریٹوریل کی طرح رمضان میں مشق کرائی جاتی ہے تا وہ بھی روحانی ترقی کر سکیں۔

روزہ اگرچہ روحانی مجاہدہ ہے مگر ساتھ ہی جسمانی فوائد بھی رکھتا ہے کیونکہ کئی ایک زہر اس سے انسانی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں اور کئی بیماریاں موٹاپے وغیرہ کی دور ہو جاتی ہیں۔ اور اب تو ڈاکٹروں نے تحقیقات سے معلوم کیا ہے کہ روزہ ذیابیطس کے مریضوں کے لئے بہت مفید ہے اور ذیابیطس کے مریض کو قریباً ۴۰ یوم کے روزے رکھوائے جاتے ہیں۔ کئی ایک مریضوں نے خود مجھے بتایا ہے کہ اس طرح ان کا مرض دور ہو گیا حتیٰ کہ زخم بھی جو اس مرض کی آخری حالت میں پیدا ہو جایا کرتے ہیں اچھے ہو گئے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روزہ میں جسمانی طور پر بھی فوائد ہیں۔ روحانی اور جسمانی دونوں مجاہدات کے علاوہ پھر ایک اور مجاہدہ ہوتا ہے جو روحانی اور جسمانی کے درمیان ہوتا ہے جس کے لئے روزہ تیار کر دیتا ہے اور وہ شدائد کی برداشت اور وقت پڑنے پر محنت کی عادت ہے۔ بعض اوقات قومی یا ملکی کاموں کے لئے ایسی حالت بھی آ جاتی ہے اور یہ دنیاوی بھی ہوتی ہے جیسے ملک یا وطن کی خدمت اور دینی بھی ہوتی ہے جیسے جہاد اور روزہ اس سے یہ فائدہ بھی ہوتا ہے کہ انسان اس مجاہدہ کے قابل ہو جاتا ہے"

(الفضل ۱۰ اگست ۱۹۴۵ء)

ویٹ نام میں امن کی بات چیت شروع کرنے کیلئے اوتھان کی شرائط

جب تک امریکہ کی طرف سے چند رعایتیں نہیں ملتیں بات چیت کا کوئی فائدہ نہیں

نیویارک ۲۱ دسمبر۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر اوتھان نے کہا ہے کہ میں ویٹ نام میں امن قائم کرنے کی بات چیت اس وقت ہی شروع کر سکتا ہوں جب میری بعض شرائط مان لی جائیں۔ انہوں نے امریکہ کے سامنے بات چیت شروع کرنے کے لئے تین شرطیں پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ شمالی ویٹ نام پر بمباری فوراً بند کی جائے دوم ہر قسم کی جنگی سرگرمیاں بند کر دی جائیں سوم امن کی بات چیت میں ویٹ کانگ کو بھی ایک فریق کے طور پر تسلیم کیا جائے۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ مسٹر اوتھان نے امریکہ سے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ جب تک مجھے امریکہ کی طرف سے بعض ایسی رعایتیں نہیں ملتیں جنہیں میں دوسرے فریق کو پیش کر سکوں اس وقت تک امن کی بات چیت شروع کرنا محض بے فائدہ ہے۔

امرتسر میں دس ہزار مسلح پولیس متعین کردی گئی

نئی دہلی ۲۱ دسمبر سنت فتح سنگھ کے مرن برت کے چوتھے دن پولیس نے پنجابی صوبے کے تمام اضلاع میں سکھوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاریاں شروع کر دی ہیں اب تک بارہ سو سے زائد افراد گرفتار کئے جا چکے ہیں فرقہ وارانہ کشیدگی بڑھ گئی ہے حفاظتی اقدامات کے تحت صرف امرتسر میں دس ہزار سے زائد مسلح پولیس سکھوں کے محلوں میں گشت کر رہی ہے دوسری طرف سنت فتح سنگھ کی حفاظت کے لئے پانچ سو سے زائد ہتھیار بند سکھ دربار صاحب کے باہر چوبیس گھنٹے پہرہ دے رہے ہیں۔ امرتسر کے ضلعی حکام نے دربار صاحب کے جتھے داروں کو اپنا اسلحہ واپس کرنے کا جو حکم دیا تھا اس کو انہوں نے ماننے سے انکار کر دیا ہے۔

فطرانہ

عید سے پہلے فطرانہ کا ادا کرنا ہر مسلمان کے لئے لازمی ہے اس کی شرح ہر فرد کے لئے ایک صاع غلہ ہے۔ ڈپو پر فروخت ہونے والے ایک صاع آٹے کی قیمت ایک روپیہ تیس پیسے ہے اور گندم بہرحال اس سے سستی ہونی چاہیے۔ لہٰذا فطرانہ کی شرح حسب سابق ایک روپیہ فی کس مقرر کی جاتی ہے اگر کوئی شخص پوری شرح سے ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف شرح یعنی پچاس پیسے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتا ہے لیکن یہ ضروری ہے کہ فطرانہ خاندان کے تمام افراد کی طرف سے ادا کیا جاوے نوزائیدہ بچہ کی طرف سے بھی اس کے والدین مقررہ شرح سے فطرانہ ادا کریں۔

حسب سابق فطرانہ کی رقم کا دسواں حصہ براہ راست جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب ربوہ کو بھجوایا جائے۔ بیرون ربوہ کے محلہ جات نے فطرانہ کی رقم کا چوتھا حصہ بھجوانا ہے تا جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی نگرانی میں مرکز کے مستحق یتامیٰ مساکین اور نادار افراد میں تقسیم کریں باقی رقم مقامی غرباء میں تقسیم کی جائے البتہ اگر کچھ رقم باقی بچ رہے تو وہ رقم بھی جناب پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کو بھجوا دی جائے۔

چونکہ یہ رقم غرباء میں تقسیم کی جاتی ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ فطرانہ رمضان کے شروع میں ہی ادا کر دیا جائے۔

(ناظر بیت المال)

یاد دہانی: وقف جدید کے سال نہم کے ختم ہونے میں دس روز باقی رہ گئے ہیں احباب اپنے بقائے صاف کردیں

ناظم مال وقف جدید